تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

نِدائے خلافت

لاہور

بانی : اقتدار احمد مرحوم

۲۳ تا ۲۹ مارچ ۲۰۰۰ء

مدیر : حافظ عاکف سعید

تنظیم اسلامی کی غرض تاسیس

تنظیم اسلامی کی قرار داد تاسیس کا اولین اور اہم ترین نکتہ یہ ہے کہ "ہمارے نزدیک دین کا اصل مخاطب فرد ہے۔ اسی کی اخلاقی اور روحانی تکمیل اور فلاح و نجات 'دین' کا اصل موضوع ہے اور پیش نظر اجتماعیت اصلاً اسی لئے مطلوب ہے کہ وہ فرد کو اس کے اصل نصب العین یعنی رضائے الٰہی کے حصول میں مدد دے! —— اس تصریح کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ ماضی میں مسلمانوں کو ان کی یہ ذمہ داری تو بالکل ٹھیک یاد کرائی گئی کہ جس دین کے وہ مدعی ہیں اسے دنیا میں عملاً قائم کرنے کی سعی و جہد بھی ان پر فرض ہے اور یہ کہ دین محض ذاتی عقائد اور کچھ مراسم عبودیت یعنی انسان اور رب کے مابین پرائیویٹ تعلق کا نام نہیں ہے بلکہ وہ انسان کی پوری انفرادی و اجتماعی زندگی کو اپنے احاطے میں لینا چاہتا ہے لیکن ان امور پر اس قدر زور دیا گیا کہ بندے اور رب کے مابین تعلق کی اہمیت اور افراد کی اپنی علمی' اخلاقی اور روحانی ترقی نظر انداز ہوتی چلی گئی۔ آئندہ جو کام پیش نظر ہے اس کے اصول و مبادی میں یہ نکتہ بہت زیادہ قابل لحاظ رہے گا کہ ایک مسلمان کا اصل نصب العین صرف نجات اخروی اور رضائے الٰہی کا حصول ہے اور اس کیلئے اصل زور اپنی سیرت کے تطہیر و تزکیے اور اپنی شخصیت کی تعمیر و تکمیل پر دینا ہوگا جس سے تعلق مع اللہ اور محبت خدا اور رسول اللہ ﷺ میں اضافہ ہوتا رہے اور اس میں زیادہ سے زیادہ اخلاص پیدا ہوتا چلا جائے۔ دین کی تائید و نصرت اور شہادت و اقامت یقیناً فرائض دینی میں سے ہیں لیکن ان کیلئے کوئی ایسی اجتماعی جدوجہد ہرگز جائز نہیں ہے جو افراد کو ان کے اصل نصب العین سے غافل کر کے انہیں محض ایک دنیوی انقلاب کے کارکن بنا کے رکھ دے! —— چنانچہ پیش نظر اجتماعیت میں اولین زور افراد کی دینی و اخلاقی تربیت پر دیا جائے گا اور اس امر کا خصوصی اہتمام کیا جائے گا کہ —— "اس کے تمام شرکاء کے دینی جذبات کو جلا حاصل ہو' ان کے علم میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے۔ ان کے عقائد کی تصحیح و تطہیر ہو' عبادات اور اتباع سنت سے ان کا شغف اور ذوق و شوق بڑھتا چلا جائے' عملی زندگی میں حلال و حرام کے بارے میں ان کی حس تیز تر اور ان کا عمل زیادہ سے زیادہ مبنی بر تقویٰ ہوتا چلا جائے اور دین کی دعوت و اشاعت اور اس کی نصرت و اقامت کیلئے ان کا جذبہ ترقی کرتا چلا جائے۔"

("تعارف تنظیم اسلامی" سے ایک اقتباس)

اس شمارے میں

☆ اداریہ 2
☆ خطاب عید 3
☆ مرزا ایوب بیگ کا تجزیہ 4
☆ امراء حلقہ جات کے پیغامات 5
☆ قند مکرر 8
☆ باتیں یاد رکھنے کی 11
☆ آدابِ زندگی 13
☆ عالم اسلام 15
☆ افہام و تفہیم 16
☆ ہدایات بابت سالانہ اجتماع 17
☆ کاروان خلافت 18
☆ معلومات عامہ 20

اشاعت خصوصی

بسلسلہ

سالانہ اجتماع' تنظیم اسلامی

معاونین برائے مدیر :
☆ فرقان دانش خان ☆ مرزا ایوب بیگ
☆ نعیم اختر عدنان ☆ سردار اعوان

نگران طباعت :
☆ شیخ رحیم الدین

پبلشر : محمد سعید اسعد
طابع : رشید احمد چوہدری
مطبع : مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ' لاہور
مقام اشاعت : 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور
فون : 3-5869501 فیکس : 5834000
سالانہ زر تعاون ۔/175 روپے

یہودیوں کو آج جو عروج حاصل ہے وہ عیسائیوں کے بل بوتے پر ہے

اگر پاکستان میں اسلام نافذ ہو جائے تو ہم بھارت کو بھی چیلنج کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے

یہودیوں نے عالم اسلام پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے مسلمانوں کے خلاف ایک بار پھر صلیبی جنگوں کا آغاز کر دیا ہے

دین اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ جب کسی قوم کا سردار یا معزز فرد تمہارے پاس آئے تو اس کی عزت کرو

سود کے بارے میں عدالت عظمیٰ کے تاریخی فیصلے کے خلاف یو بی ایل کی نظر ثانی کی اپیل قابل مذمت ہے

مسجد دارالسلام باغِ جناح' لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے ۱۰/ مارچ ۲۰۰۰ء کے خطابِ جمعہ کے اہم نکات

(مرتب : فرقان دانش خان)

حمد و ثنا' تلاوت آیات اور ادعیہ ماثورہ کے بعد فرمایا :

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اپنی چہیتی امت کا اعزاز عطا کیا تھا۔ بلاشبہ ایک زمانے میں یہودی ایک عظیم قوم اور عظیم امت تھے۔ یہود جو بنی اسرائیل کہلاتے ہیں دراصل حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اسرائیل حضرت یعقوبؑ کا لقب تھا جس کا مطلب ہے "اللہ کا بندہ"۔ بنی اسرائیل اپنی تاریخ کے ابتدائی ۵۰۰ برس تک صرف ایک قوم تھے۔ انہیں امت کی حیثیت اُس وقت ملی جب ۱۴۰۰ ق م میں انہیں تورات عطا ہوئی۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک یہودیوں کو تقریباً دو ہزار برس امت مسلمہ کی حیثیت حاصل رہی۔ اس عرصے میں انہیں تین کتابیں ملیں' ان کی طرف سینکڑوں نبی مبعوث ہوئے' لیکن انہوں نے اپنی نافرمانیوں سے خود کو نااہل ثابت کر دیا۔ لہٰذا یہودیوں کو امت مسلمہ کے منصب سے معزول کر کے امت محمدیہؐ کو اس منصب پر فائز کر دیا گیا۔

ایک حدیث مبارکہ کی رو سے امت مسلمہ اور یہود کے حالات کو بالکل اس طرح مماثلت حاصل ہے جیسے جوتے کے جوڑے کو آپس میں ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے یہودیوں اور مسلمانوں کی تاریخ کا موازنہ کیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں امتوں کے حالات و واقعات میں حیرت انگیز مشابہت موجود ہے۔ سابقہ امت مسلمہ اور موجودہ امت مسلمہ اپنی اپنی تاریخ میں اب تک عروج اور زوال کے دو دو ادوار دیکھ چکی ہیں۔ بیسویں صدی وہ صدی ہے جس میں دونوں امتیں اپنی تاریخ کے تیسرے عروج میں داخل ہو چکی ہیں۔ یہود کا یہ زمانہ عروج ۱۹۱۷ء سے شروع ہوا جبکہ برطانوی وزیر داخلہ نے اپنی حکومت کی منظوری کا لیٹر جاری کیا جس میں یہودیوں کو فلسطین میں اپنے گھر بنانے کی اجازت دی گئی تھی۔ یوں برطانوی حکومت کے تعاون سے ۱۹۴۸ء میں اسرائیل قائم ہوا۔

عالم عیسائیت کا سربراہ پہلے برطانیہ تھا' اب امریکہ

منبر و محراب

ہے۔ آج اسرائیل کو امریکہ کی مکمل معاشی مدد اور فوجی تحفظ حاصل ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہودیوں نے کس طرح عیسائیوں پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے۔ مسلمانوں کے تیسرے عروج کا دور بیسویں صدی کے وسط میں اس وقت شروع ہوا جب مسلم ممالک کو یورپی نو آبادیاتی نظام کے چنگل سے آزادی ملی۔

یہودیوں اور مسلمانوں کی تاریخ میں مماثلت کے باوجود کچھ فرق بھی پائے جاتے ہیں۔

(۱) یہود کی تاریخ میں اسلامی انقلاب کی تکمیل اور اسلامی ریاست کی تشکیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں نہیں ہوئی۔ یعنی ان کا دور خلافت راشدہ تین سو برس بعد قائم ہوا۔ مسلمانوں کے ہاں انقلاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی مکمل ہوا اور خلافت راشدہ کا دور عہد نبویؐ سے بالکل متصل ہے۔

(۲) دوسرا فرق یہ ہے کہ یہود ایک نسل پر مشتمل امت ہیں۔ اس لئے ان کا احیاء یا عروج جب بھی ہوا اسی نسل میں ہوا۔ جبکہ امت مسلمہ میں اگرچہ عربوں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے لیکن یہاں احیاء عربوں میں نہیں ہوا بلکہ مختلف اوقات میں ترکوں' تاتاریوں اور ہندوستان میں احیاء ہوا ہے' کیونکہ یہ امت تمام عالم اسلام پر مشتمل ہے۔

یہودیوں کے عزائم یہ ہیں کہ وہ پوری دنیا پر غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا منصوبہ یہ ہے کہ پوری دنیا کو معاشی خطوں میں تقسیم کر دیا جائے یعنی قومی ریاستوں کی تقسیم صرف نام کی رہ جائے۔ پھر ملٹی نیشنل کمپنیوں' ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن اور عالمی مالیاتی اداروں کے قرضوں یا سود کے ذریعے پوری دنیا کے انسانوں کی محنت کی کمائی کا اصل حصہ خود ہڑپ کر لیا جائے۔ ان کے اس منصوبے کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ مسلمان اور اسلام ہیں۔ لہٰذا وہ مسلمانوں کو اپنے راستے سے ہٹانے کے لئے عیسائی طاقتوں کے ذریعے عالم اسلام کے خلاف صلیبی جنگوں کا آغاز کر چکے ہیں۔ یہودیوں نے جس طرح دوسرے ملینیم کے آغاز میں صلیبی جنگوں کے ذریعے عالم اسلام کو زیر کر لیا تھا اب وہ تیسرے ملینیم کے آغاز پر دوبارہ اسی حکمت عملی کے ذریعے عالم اسلام پر غلبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں' جس کا ایک مظہر نائیجیریا اور انڈونیشیا میں دیکھا جا سکتا ہے۔

یہودیوں میں اس مسئلے پر دو آراء موجود ہیں۔ مذہبی یہودی کہتے ہیں کہ ہمیں ہر حال میں ہیکل سلیمانی تعمیر کرنا ہے اور عظیم تر اسرائیل بنانا ہے جو مصر' شام' لبنان' عراق' ترکی اور سعودی عرب کے ان حصوں پر مشتمل ہو گا جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت کا حصہ تھے' جبکہ یہودیوں کا سیکولر طبقہ جو صیہونی (Zionist) تحریک کا بانی ہے کہتا ہے کہ جب ہم پوری دنیا کو اپنا معاشی غلام بنا لیں گے تو ہمیں گریٹر اسرائیل قائم کر کے کیا لینا ہے۔ لیکن مذہبی یہودی کسی صورت سمجھوتہ کرنے کو تیار نہیں۔ لہٰذا

سیکولر یہودیوں کی طرف سے انہیں یقین دلایا گیا ہے کہ کسی نہ کسی طرح مسجد اقصیٰ گرا کر ہیکل سلیمانی تعمیر کرا دیا جائے گا۔ اگر خدانخواستہ مسجد اقصیٰ گرادی گئی تو اس سے عالم اسلام میں جو طوفان اٹھے گا اس کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں۔ غالب گمان یہی ہے کہ یہ واقعہ ہی مسلمانوں اور یہودیوں کے اس تصادم کی ابتدا بنے گا جس کی احادیث میں خبردی گئی ہے۔

یہودیوں کو آج جو عروج حاصل ہو رہا ہے وہ عیسائیوں کے بل بوتے پر ہے۔ یہودیوں کو عیسائی مشنری سپورٹ کر رہے ہیں لہٰذا یہودیوں کی باسی کڑھی میں جو ابال آیا ہوا ہے وہ وقتی ہے اور عیسائیوں کے سہارے ہے۔ میرے نزدیک یہودیوں کے موجودہ عروج کا سبب یہ ہے کہ امت مسلمہ میں پیدا ہونے والی خرابیوں کی اصلاح کے لئے یہودیوں کے ہاتھوں ان کی پٹائی کروا کے انہیں راہ راست پر لایا جاسکے (واللہ اعلم) البتہ احادیث سے یہ ضرور واضح ہے کہ قیام قیامت سے پہلے مسلمانوں اور یہودیوں میں ایک بہت بڑا تصادم ہو گا جس کے نتیجے میں اولاً امت مسلمہ کے نیوکلیئس یعنی عربوں پر بہت بڑی تباہی آئے گی۔ حدیث میں آتا ہے کہ اس جنگ میں اتنے لوگ مریں گے کہ ایک پرندہ اڑتا ہوا لاشوں پر سے گزرتا چلا جائے گا لیکن اسے نیچے اترنے کی جگہ نہ ملے گی۔ پھر پانسہ پلٹے گا اور اللہ کی طرف سے دو نصرتوں کا ظہور ہو گا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے مسلمانوں کی مدد فرمائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اس لئے ہو گا تاکہ یہود کا استیصال ہو سکے۔ اللہ رب العزت کی سنت ہے کہ جس قوم میں کوئی رسول بھیجا جائے اگر وہ قوم اس رسول کا انکار کر دے تو اس رسول کے سامنے وہ قوم عذاب استیصال کے ذریعے ہلاک کر دی جاتی ہے۔ حضرت عیسیٰ کو بنی اسرائیل میں مبعوث کیا گیا تھا جنہوں نے نہ صرف ان کا انکار کیا بلکہ اپنے بس پڑتے انہیں سولی پر چڑھوا دیا۔ یہ دوسری بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت فرمائی اور انہیں سولی سے بچا کر زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ لہٰذا اب دوبارہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا تو وہ یہودیوں کو ختم کرنے کے لئے ہو گا۔ اس وقت تمام عیسائی دنیا بھی مسلمان ہو کر عالم اسلام میں مدغم ہو جائے گی۔ اس طرح احادیث میں بیان کی گئی پورے کرہ ارض پر غلبہ اسلام کی پیشین گوئی پوری ہو جائے گی۔ تاہم اس سے پہلے مسلمانوں اور یہودیوں کی آلۂ کار عیسائی طاقتوں کے مابین جو تصادم ہو گا اس وقت حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کے لئے فوجیں اسی خطے یعنی افغانستان اور پاکستان سے روانہ ہوں گی۔ لیکن ان پیشینگوئیوں کا مصداق بننے کے لئے پہلے ہمیں پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کرنا ہو گا' جیسے افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ اگر ہمارے ہاں اسلام نافذ ہو جائے تو اس صورت میں ہم بھارت کو بھی چیلنج کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے' کیونکہ اگر یہودی ہزار سال بعد یروشلم پر دعویٰ کر سکتے ہیں کہ یہ ان کا علاقہ ہے تو کیا ہم بھارت پر دعویٰ نہیں کر سکتے کہ یہ مسلمانوں کا علاقہ ہے جو ایک ہزار برس تک دارالاسلام رہا ہے۔

حالات حاضرہ

امریکی صدر بل کلنٹن نے اگر پاکستان کے دورے کا پروگرام بنا ہی لیا ہے تو ان کی آمد پر پاکستانی عوام کو نامناسب رویہ اپنانے کی بجائے مناسب طور پر ان کا خیر مقدم کرنا چاہئے' کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جب کسی قوم کا سردار یا معزز فرد تمہارے پاس آئے تو اس کی عزت کرو۔ اس ضمن میں قاضی حسین احمد صاحب کا یہ کہنا خوش آئند ہے کہ ہم کلنٹن کی آمد کا خیر مقدم کرتے ہیں اور بھارتی وزیر اعظم واجپائی کی پاکستان آمد پر جو معاملہ ہوا تھا اس کا اعادہ نہیں ہو گا۔ کیونکہ اگر صدر کلنٹن اپنے پانچ روزہ قیام بھارت کے دوران بھارتی قیادت کو مسئلہ کشمیر پر مذاکرات کے لئے آمادہ کر سکیں تو یہ بہت بڑی کامیابی ہو گی۔

سود کے بارے میں سپریم کورٹ کے شریعت اپیلٹ بنچ کے حالیہ تاریخی فیصلے کے خلاف یو بی ایل کی نظر ثانی کی اپیل کی میں شدید مذمت کرتا ہوں کیونکہ اگر خدانخواستہ یہ ریویو پٹیشن منظور ہو گئی تو یہ معاملہ مزید دس بارہ سال کے لئے تاخیر و تعویق کا شکار ہو جائے گا۔ لہٰذا ہم یو بی ایل انتظامیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی درخواست فی الفور واپس لے ورنہ ہم یو بی ایل کے خلاف تحریک چلائیں گے۔ ایک ایسے موقع پر جبکہ بلاسود بینکاری کی طرف پیش قدمی کا معاملہ فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہونے کو تھا اور ملکی و قومی سطح پر سود کی لعنت سے چھٹکارا پانے کا مرحلہ بہت قریب نظر آنے لگا تھا' یو بی ایل کا سپریم کورٹ میں اس کے خلاف اپیل کرنا نہایت سنگین نتائج کا حامل ہو سکتا ہے۔ حکومت ایک طرف یہ کہہ رہی ہے کہ ہم سود سے متعلق عدالت عظمیٰ کے فیصلے کو نافذ کریں گے اور دوسری طرف یو بی ایل نے نظر ثانی کی درخواست دائر کر دی ہے۔ اگر یہ حکومت کی ملی بھگت نہیں تو حکومت کو چاہئے کہ وہ بنک سے اس اپیل کے واپس لینے کے بارے میں کہے۔ ورنہ یہی سمجھا جائے گا کہ حکومت سود سے پاک معاشی نظام کے قیام میں مخلص نہیں ہے۔

اس موقع پر حاضرین جمعہ نے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی تحریک پر ایک قرارداد منظور کی جس میں کہا گیا کہ اگر یو بی ایل نے اپنی درخواست واپس نہ لی تو ایک عوامی تحریک کے ذریعے یو بی ایل کا بائیکاٹ کر دیا جائے گا اور اگر ضرورت محسوس کی گئی تو بینکوں کا گھیراؤ کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔

خبرنامہ اسلامی امارت افغانستان

ضربِ مؤمن' ۱۰ تا ۱۶ مارچ ۲۰۰۰ء

تعلیم نسواں کے نہیں' بے پردگی کے مخالف ہیں ○ ملا امیر خان متقی

امریکہ اور انسانی حقوق کے علمبردار حقائق سے چشم پوشی کر رہے ہیں ہم نے انسانی حقوق کو پامال نہیں کیا بلکہ ہم مکمل طور پر انسانی حقوق کے صحیح معنوں میں علمبردار ہیں۔ ان خیالات کا اظہار ملا امیر متقی نے بی بی سی کی پشتو سروس سے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ انہوں نے کہا کہ بد قسمتی سے لوگ حقائق کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ جھوٹی اور من گھڑت رپورٹوں کو بنیاد بنا کر طالبان اور امارت اسلامی کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔ ملا متقی نے کہا کہ طالبان نے حقیقی معنوں میں عورتوں کو ان کے حقوق دیئے ہیں۔ ہم تعلیم کے مخالف نہیں ہم تو شرعی حجاب کی تاکید کرتے ہیں انہوں نے سوال کیا کہ جب ربانی دور حکومت میں ساٹھ ہزار افراد کو بے گناہ شہید کیا گیا تو اس وقت انسانی حقوق کے یہ نام نہاد علمبردار کہاں تھے؟ جو اب مکمل امن و امان کی حالت کی موجودگی میں بے سروپا واویلا کر رہے ہیں؟ ملا متقی نے امریکی وزارت خارجہ کی سالانہ رپورٹ کو یکسر مسترد کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اور اقوام متحدہ سمیت مغربی ممالک حقائق سے نظریں چرا کر مسلمانوں کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں۔

افغان خانہ جنگی کا اصل ذمہ دار اقوام متحدہ ہے ○ مولوی عبدالحکیم مجاہد

افغانستان میں موجودہ جنگی صورتحال کا ذمہ دار اقوام متحدہ ہے سیکورٹی کونسل کے لئے طالبان کا استحکام ناقابل برداشت ہو گیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار اقوام متحدہ میں طالبان کے نمائندہ مولوی عبدالحکیم مجاہد نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ افغانستان میں بیرونی مداخلت کو روکنے میں ناکام ہو چکا ہے جس کی وجہ سے مخالفین کو فوجی امداد کھلے عام مل رہی ہے۔ افغانستان میں جاری خانہ جنگی کا اصل ذمہ دار اقوام متحدہ ہے کیونکہ اقوام متحدہ انتہائی جانبداری کا مرتکب ہو رہا ہے اور اس کا کردار افغانستان میں خانہ جنگی کو طول دینے کا ذریعہ بنتا جا رہا ہے۔

اگر حکومت نے امریکہ کے مطالبات مان لئے تو ہم مزید منقسم ہو جائیں گے

طیارہ سازش کیس کے وکیل صفائی اقبال رعد کا قتل حکومت اور خفیہ ایجنسیوں کی نااہلی کا ثبوت ہے

پاکستان کی سلامتی کے لئے داخلی محاذ پر زبردست اتفاق اور باہمی تعاون کی ضرورت ہے

مرزا ایوب بیگ ' لاہور

سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف کے طیارہ سازش کیس میں صفائی کے وکیل اقبال رعد جو نامور وکیل تھے اور سندھ کے ایڈووکیٹ جنرل رہ چکے تھے گزشتہ جمعہ کو اپنے دفتر میں انتہائی سفاکی سے قتل کر دیئے گئے۔ ان کے ساتھ ان کے دو ملازم بھی ہلاک کر دیئے گئے۔ اس خونی ڈرامے کے بعد قاتل ایک گاڑی میں سوار ہو کر فرار ہو گئے۔ کسی بھی انسان کا قتل چاہے وہ معاشرے میں اہم حیثیت کا حامل ہو یا ایک عام شہری ہو اس کا قتل ناحق ایک انتہائی سنگین جرم ہے۔ اسی لئے قرآن حکیم نے ایسے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا ہے پھر یہ کہ ہماری قریب اور بعید کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ایسے اندھے قتل کے مجرم کبھی گرفتار نہیں ہو سکے لہٰذا ورثاء کو یہ حسرت ہی رہ جاتی ہے کہ وہ اپنے خاندان کو تباہ و برباد کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچتا دیکھ سکیں۔ حسب توقع اور ہماری سیاسی روایات کے مطابق ملزموں اور ان کے سیاسی رفقاء کی طرف سے اس کا الزام حکومت کو دیا جا رہا ہے اور حکومت اسے اپنے اور ملک کے خلاف سازش قرار دے رہی ہے۔ بہر حال یہ حکومت اور خفیہ ایجنسیوں کی نااہلی کا ثبوت ہے کہ ایک ایسے مقدمے کے وکیل صفائی کا تحفظ کرنے میں وہ بری طرح ناکام رہی جس پر تمام دنیا کی نگاہیں لگی ہوئی ہیں اور جو پاکستان کے سیاسی مستقبل پر اثر انداز ہونے والا ہے۔ ہم نے گزشتہ ہفتے کے اپنے تجزیہ میں عرض کیا تھا کہ اس وقت پاکستان کی سلامتی کے لئے داخلی محاذ پر زبردست اتفاق اور باہمی تعاون کی ضرورت ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا دشمن اس بات کی اہمیت کو ہم سے کہیں زیادہ سمجھتا ہے لہٰذا اس نے ایک ایسا وار کیا ہے جس سے حکومت اور اپوزیشن میں تناؤ بڑھ جائے اور بات کسی بھی طرح مفاہمت کی طرف نہ بڑھ سکے۔

بدقسمتی سے پاکستان میں جمہوری ادارے کبھی مستحکم نہ ہو سکے سیاسی جماعت اور مخالفت کا اتار چڑھاؤ ہمیشہ شخصیت کے حوالے سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کرسی حاصل کرنے اور کرسی پر براجمان رہنے والوں کے درمیان سیاسی کشمکش ذاتی دشمنی اور عناد میں بدل جاتی ہے۔ بیرونی قوتیں دونوں کو بلیک میل کرتی ہیں جس سے قومی اور ملکی مفاد داؤ پر لگ جاتا ہے۔ ہم ایک بار پھر فوجی حکمرانوں اور سیاست دانوں خصوصاً مسلم لیگیوں کی توجہ اس طرف مبذول کروانا اپنا فرض سمجھیں گے کہ اس وقت تمام دنیا کی نگاہیں جنوبی ایشیا پر لگی ہوئی ہیں۔ پاکستان اور بھارت

تجزیہ

دونوں نے ایٹمی ممالک ہونے کے باوجود ابھی تک سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہیں کئے اور دونوں ایٹمی ممالک کے درمیان کشمیر لاینحل مسئلہ بن چکا ہے جبکہ ان میں سے کوئی بھی کشمیر کے مسئلہ پر اپنے موقف میں لچک پیدا نہیں کر رہا اور دونوں اپنی عوام پر غربت اور جہالت مسلط کر کے اپنی فوجوں کو مسلح کر رہے ہیں۔ دنیا کی نظر میں پاکستان کا اصل جرم یہ ہے کہ اس نے اسلامی ملک ہونے کے باوجود ایٹمی صلاحیت حاصل کر لی ہے لہٰذا تمام مسلم دشمن قوتیں پاکستان کے ازلی و ابدی دشمن بھارت کی پشت پر ہیں۔ پھر یہ کہ اپنوں کی لوٹ مار نے ملک کو اقتصادی لحاظ سے دیوالیہ کر دیا ہے۔ اس بیک گراؤنڈ کے ساتھ ہمارے لئے کیسے ممکن ہو گا کہ ہم آپس میں بھی دست و گریبان رہیں اور بیرونی دشمنوں سے بھی نمٹ لیں۔ ہم فریقین (فوجی حکومت اور مسلم لیگ) کی خدمت میں دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ وہ حالات کا پوری سنجیدگی سے جائزہ لیں اور ذاتیات سے بالاتر ہو کر غور و فکر کریں تو پاکستان کے مستقبل کے حوالے سے بڑی بھیانک تصویر ان کے سامنے آئے گی۔

اگر ہمارے سیاسی و عسکری رہنما حالات کا درست اور بروقت تجزیہ کرنے میں ناکام رہے یا انہوں نے تاریخ کے اس فیصلہ کن موڑ پر ملکی مفاد کو اپنی انا اور ضد کی بھینٹ چڑھا دیا تو آنے والا وقت انہیں کبھی معاف نہیں کرے گا۔ اور تاریخ کے اوراق میں ان کا ذکر بدترین الفاظ میں کیا جائے گا چاہے آج وہ اپنے آپ کو قوم کا کتنا ہی مخلص اور وفادار سمجھتے ہوں۔ انہیں سمجھنا چاہئے کہ ایک طرف برصغیر کی تقسیم کو غلط اور ناقابل قبول کہنے والا بھارتی وزیر اعظم واجپائی ہر روز جنگ کی دھمکیاں دے رہا ہے دوسری طرف امریکہ کی یہودی وزیر خارجہ میڈم البرائٹ کہہ رہی ہیں کہ جنوبی ایشیا آج انتہائی خطرناک صورتحال سے دوچار ہے وہ ایک ایسے تالاب کی طرح ہے جو گیس سے بھرا ہوا ہے اور اسے محض ایک دیاسلائی دکھانے کی ضرورت ہے۔

امریکہ کے صدر کلنٹن نے جنوبی ایشیا کے اپنے تاریخی دورے میں آخر کار پاکستان کو شامل کر ہی لیا ہے لیکن صاف محسوس ہو رہا ہے کہ اس دورے کے حوالے سے اصل اہمیت بھارت کی ہو گی پھر بنگلہ دیش ہے اور آخر میں ہمارا نمبر ہے۔ سوال یہ نہیں ہے کہ وہ جنوبی ایشیا کے دورے میں سب سے آخر میں پاکستان آ رہے ہیں بلکہ وائٹ ہاؤس سے تینوں ممالک میں مذاکرات کا جو ایجنڈا سامنے آیا ہے اس میں بھارت اور بنگلہ دیش کے ساتھ تعاون اور مدد کی جھلک واضح طور پر نظر آتی ہے جبکہ پاکستان کے سامنے چند مطالبات رکھے جائیں گے۔ بھارت کے ساتھ جن امور پر مذاکرات ہوں گے ان میں خاص طور پر قابل ذکر باہمی تجارت میں فروغ' سرمایہ کاری بڑھانے کے معاملات' کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں بھارت کی مدد' ایٹمی تجربات کے بعد بھارت پر لگنے والی پابندیاں' دہشت گردی کے خلاف بھارت اور امریکہ کے مشترکہ کمیشن کی کارکردگی کا جائزہ شامل ہے۔ بنگلہ دیش میں بھی اصل مسئلہ امریکی سرمایہ کاری میں اضافے کا ہو گا حالانکہ ماضی قریب

میں وہاں امریکی سرمایہ کاری میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔

٭ پھر بنگلہ دیش اپنے کپڑے کی برآمد کے کوٹے میں اضافہ چاہتا ہے۔ بنگلہ دیش کی یہ بھی خواہش ہے کہ اس کے شہریوں کو امریکی ویزہ دینے میں نرمی برتی جائے۔ یہ سارے معاملات وہ ہیں جن میں اقتصادی صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے بنگلہ دیش کو امریکی امداد کی ضرورت ہے۔

البتہ پاکستان کے بارے میں کہا جارہا ہے کہ وہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرے، دہشت گردوں کی کارروائیاں روکنے میں امریکہ کی مدد کرے اور جمہوریت کی بحالی کا شیڈول دے۔ ہماری صورتحال یہ ہے کہ ان مطالبات کو تسلیم کرنے سے ہم مزید منقسم ہو جائیں گے۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے پر اگرچہ حکومت کچھ کچھ رضامند نظر آتی ہے لیکن ایسا ہوا تو مذہبی جماعتیں مرنے مارنے پر اتر آئیں گی۔ ملک کی دو بڑی جماعتوں کا مسئلہ جمہوریت ہے ان کی خواہش فوری طور پر پوری کر دی جائے تو موجودہ فوجی جرنیلوں کے اقتدار کو ہی نہیں زندگیوں کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ حکومت اگر جہادی تنظیموں کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتی ہے (جنہیں امریکہ دہشت گرد قرار دے رہا ہے) تو ان کی کارروائیوں کا رخ بیرون ملک سے اندرون ملک منتقل ہو سکتا ہے یعنی امریکہ کے دو مطالبات تسلیم کرنے سے حکومت کے خلاف مذہبی جماعتیں بھی اپنا وزن مسلم لیگ کے پلڑے میں ڈال دیں گی جس سے حکومت کے لئے معاملات کو اپنی گرفت اور کنٹرول میں رکھنا انتہائی دشوار ہو جائے گا اور تیسرا یعنی بحالی جمہوریت کا مطالبہ فوری طور پر تسلیم کرنا حکومت کے لئے اس سٹیج پر ممکن نظر نہیں آتا۔ لہٰذا ان حالات میں جو بھی غور و فکر کرے گا اس نتیجے پر ہی پہنچے گا کہ پاکستان کو اس وقت داخلی سطح پر زبردست اتفاق و اتحاد کی ضرورت ہے۔ OO

امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان

ڈاکٹر اسرار احمد

کے سلسلۂ تقاریر پر مشتمل دینی و معلوماتی ٹی وی پروگرام

حقیقتِ دین

ہر جمعرات، شام سوا چھ بجے!

پی ٹی وی ورلڈ (Ptv World)

پر ملاحظہ کیجئے۔

المعلن: ناظم اعلیٰ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

فضائل و مسائل

احکام عیدالاضحیٰ و قربانی

نمازِ عید: عیدالاضحیٰ کے دن صبح جلدی اٹھنا، غسل و مسواک کرنا، عمدہ کپڑے پہننا جو میسر ہوں۔ خوشبو لگانا، عید کی نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا، عید گاہ کو جاتے ہوئے تکبیر بلند آواز سے پڑھنا سنت ہے۔

قربانی: قربانی ایک عبادت اور شعائر اسلام میں سے ہے زمانہ جاہلیت میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا مگر یہ عبادت بتوں کے نام پر کی جاتی تھی۔ آج بھی دوسرے مذاہب میں قربانی مذہبی رسم کے مطابق ادا کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ جس طرح نماز اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہو سکتی اسی طرح قربانی بھی اسی کے نام پر ہونی چاہئے حضور ﷺ نے اپنے آخری حج میں 100 اونٹوں کی قربانی کی۔ (الحدیث)

قربانی کس پر واجب ہے: قربانی ہر بالغ عاقل مقیم پر واجب ہوتی ہے جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا مال اس کی حاجات اصلیہ سے زائد موجود ہو یہ مال خواہ سونا چاندی کے زیورات ہوں یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان یا مسکونہ مکان سے زائد کوئی مکان وغیرہ ہو۔

قربانی کے معاملات میں اس مال پر سال گزرنا بھی شرط نہیں، بچے اور مجنون کی ملکیت میں بھی اتنا مال ہو تو اس کی طرف سے اس کے ولی پر قربانی واجب نہیں اسی طرح جو شخص شرعی قاعدہ کے مطابق مسافر ہو اس پر بھی قربانی لازم نہیں۔

قربانی کا گوشت: جس جانور میں کئی حصہ دار ہوں تو بہتر ہے کہ گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے۔ افضل یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کئے جائیں۔ ایک حصہ اپنے اہل و عیال کے لئے، ایک حصہ دوستوں اور عزیزوں کے لئے، ایک حصہ فقراء اور مساکین کے لئے۔

نوٹ: ذبح کرنے والے کو اجرت میں گوشت یا کھال دینا جائز نہیں ہے۔

قربانی کے جانور: بکرا، دنبہ، بھیڑ ایک ہی شخص کی طرف سے قربان کیا سکتا ہے۔ گائے بھینس، اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے۔ بشرطیکہ سب کی نیت ثواب کی ہو، کسی کی نیت محض گوشت کھانے کی نہ ہو۔

مسئلہ بکرا بکری کا ایک سال کا ہونا ضروری ہے۔ بھیڑ دنبہ اگر اتنا فربہ ہو کہ دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔ گائے بھینس دو سال کی ہونی چاہئے۔ اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے۔ ان عمروں سے کم عمر جانور کی قربانی جائز نہیں۔

مسئلہ اگر جانور فروخت کرنے والا پوری عمر بتاتا ہے اور ظاہری حالات سے بھی اس کی تکذیب نہیں ہوتی تو اس پر اعتماد کرنا جائز ہے۔

مسئلہ جس جانور کا پیدائشی طور پر سینگ نہ ہو یا سینگ بیچ میں ٹوٹ گیا ہو اس کی قربانی بھی درست ہے ہاں سینگ اگر جڑ سے اکھڑ گیا جس کا اثر دماغ پر ہوتا ہے تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔

مسئلہ اندھے کانے لنگڑے جانوروں کی قربانی درست نہیں۔ اس طرح ایسا مریض اور لاغر جانور جو قربانی کی جگہ تک اپنے پاؤں پر نہ جاسکے تو اس کی قربانی بھی ناجائز ہے۔

مسئلہ جس جانور کی دم یا کان کا تہائی حصہ کٹا ہو اس کی قربانی ناجائز ہے۔

مسئلہ اگر جانور صحیح سالم خریدا تھا پھر اس میں کوئی عیب مانع قربانی پیدا ہو گیا اور خریدنے والا غنی صاحب نصاب نہیں ہے تو اس کے لئے اسی عیب دار جانور کی قربانی بھی جائز ہے اگر یہ آدمی غنی ہے تو اس پر لازم ہے کہ اس جانور کے بدلے دوسرا جانور خریدے۔

مسئلہ جس شخص پر قربانی واجب تھی اگر اس نے قربانی کا جانور خرید لیا پھر گم ہو گیا یا چوری ہو گیا یا مر گیا تو واجب ہے کہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اگر قربانی کرنے والا غریب ہے جس پر پہلے قربانی واجب نہیں تھی نفلی طور پر اس نے قربانی کا جانور خرید لیا پھر وہ مر گیا یا گم ہو گیا تو اس پر دوسرا جانور خریدنا واجب نہیں۔ ہاں اگر گم شدہ جانور مل جائے تو اسکی قربانی واجب ہے۔

مسائل کھال قربانی: قربانی کی کھال فروخت کرنا جائز نہیں۔ ☆ قربانی کی کھال ان لوگوں کو دی جاسکتی ہے جن کو زکوٰۃ دینا درست ہے۔ ☆ مسجد کی تعمیر و مرمت کے لئے بھی جائز نہیں۔ ☆ قربانی کی کھال یا قربانی کے جانور کا کوئی جز کسی خدمت یعنی مزدوری کے طور پر نہیں دی جاسکتی مثلاً گوشت، چربی، اون وغیرہ ☆ قربانی کی کھال مساکین غرباء وغیرہ کو خیرات میں دی جاسکتی ہے۔

عید قرباں کس لئے؟

تحریر : مولانا محمد یوسف اصلاحی　　　مرسلہ : عبدالرشید رحمانی

عیدالاضحیٰ میں دنیا بھر کے مسلمان خدا کے حضور اپنے جانوروں کی قربانی پیش کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کو تازہ کرتے ہیں۔ ایک بار صحابہ کرامؓ نے اسی کے بارے میں نبی ﷺ سے پوچھا۔

مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِیْ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ارشاد فرمایا:

((سُنَّةُ اَبِیْكُمْ اِبْرٰهِیْمَ صَلٰوةُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ))

"یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے"۔

بے شک ہر سال مسلمانانِ عالم کروڑوں جانوروں کی قربانی کر کے جاں نثاری اور فدائیت کے اس بے نظیر واقعہ کی یاد تازہ کرتے ہیں جو آج سے تقریباً سوا پانچ ہزار سال پہلے عرب کی سرزمین میں خدا کے گھر کے پاس پیش آیا تھا ـــــ کیسا رقت انگیز اور ایمان افروز ہو گا وہ منظر جب ایک بوڑھے اور شفیق باپ نے اپنے نوخیز لخت جگر سے کہا۔

﴿ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ﴾

"پیارے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، بتا تیری کیا رائے ہے؟"

ورلائق فرزند نے بے تامل کہا:

﴿ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ○ ﴾

"ابا جان! آپ کو جو حکم دیا جا رہا ہے اسے کر ڈالئے، آپ ان شاء اللہ مجھے صابروں میں سے پائیں گے"۔

اور پھر اخلاص و وفا کے اس پیکر نے خوشی خوشی اپنی معصوم گردن زمین پر اس لئے ڈال دی کہ خدا کی رضا اور تعمیل حکم کے لئے اس پر تیز چھری پھیر دی جائے اور ایک ضعیف اور رحمدل باپ نے اپنے محبوب لخت جگر کے سینے پر گھٹنا ٹیک کر اس کی معصوم گردن پر اس لئے تیز چھری پھیر دینے کا ارادہ کر لیا کہ اس کے رب کی مرضی اور حکم یہی ہے۔

اطاعت و فرماں برداری کا یہ بے نظیر منظر دیکھ کر اپنا خواب سچ کر دکھایا، ہم وفادار بندوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں یقیناً یہ ایک کھلی آزمائش تھی"۔

اور اس وقت ایک فرشتے نے ابراہیم علیہ السلام کے سامنے ایک مینڈھا پیش کیا کہ وہ اس کے گلے پر چھری پھیر کر جاں نثاری اور وفاداری کے جذبات کی تسکین کریں اور خدا نے رہتی دنیا تک کے لئے یہ سنت جاری کر دی کہ دنیا بھر کے مسلمان ہر سال اسی دن جانوروں کے گلے پر چھری پھیر کر اس بے نظیر قربانی کی یاد تازہ کریں۔

﴿ وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ○ ﴾

"اور ہم نے ایک بڑی قربانی فدیے میں دے کر اس (نوعمر بچے) کو بچا لیا"۔

بڑی قربانی سے مراد قربانی کی یہی سنت ہے جس کا اہتمام ہر سال اسی دن مسلمانانِ عالم دنیا کے گوشے گوشے میں کرتے ہیں اور لاکھوں مسلمان تو مکے کی اس سرزمین پر اس سنت کو تازہ کرتے ہیں جہاں یہ واقعہ پیش آیا تھا۔

ابراہیم علیہ السلام سے نہ تو اس قربانی کا یکایک مطالبہ کیا گیا تھا، اور نہ وہ یکایک اس عظیم قربانی کے لئے تیار ہو گئے تھے، بلکہ ان کی پوری زندگی ہی قربانیوں کی یادگار ہے۔ حیات ابراہیمی کو اگر قربانی کی تفسیر کہا جائے تو زیادہ صحیح ہو گا۔ خدا کی راہ میں قربانی دینے کا مفہوم اگر آپ جاننا چاہیں تو ضروری ہے کہ آپ ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کو پڑھیں۔ خدا کی خاطر ماں باپ کی شفقتوں سے محروم ہوئے، ان کی دولت اور آسائش سے محروم ہوئے، خاندان اور برادری کی حمایت اور سہارے سے محروم ہوئے، خاندانی گدی سے محرومی ہوئی، وطن عزیز سے نکلنا پڑا۔ خدا ہی کی خاطر آتش نمرود میں بے خطر کود کر آپؑ نے خدا کے حضور اپنی جان نذر کر دی، اور خدا ہی کی رضا اور اطاعت میں آپ نے اپنی محبوب بیوی اور اکلوتے بچے کو ایک بے آب و گیاہ ریگستان میں لا کر ڈال دیا اور جب یہی بچہ ذرا سن شعور کو پہنچ کر کسی لائق ہوا تو حکم ہوا کہ اپنے ہاتھوں سے اس کے گلے پر چھری پھیر کر دنیا کے ہر سہارے اور تعلق سے کٹ جاؤ اور مسلم حنیف بن کر اسلام کامل کی تصویر پیش کرو۔

﴿ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ ﴾

"جب ان سے ان کے رب نے کہا، مسلم ہو جا، تو اس نے بے تامل کہا میں رب العالمین کا مسلم ہو گیا"۔

اسلام کے معنی ہیں کامل اطاعت، مکمل سپردگی اور سچی وفاداری، قربانی کا یہ بے نظیر عمل وہی کر سکتا ہے جو واقعتاً اپنی پوری شخصیت اور پوری زندگی میں خدا کا مکمل اطاعت گزار ہو جو زندگی کے ہر معاملے میں اس کا وفادار ہو اور جس نے اپنا سب کچھ خدا کے حوالے کر دیا ہو۔

اگر آپ کی زندگی گواہی نہیں دے رہی ہے کہ آپ خدا کے مسلم اور وفادار ہیں اور آپ نے اپنی پوری زندگی خدا کے حوالے نہیں کی ہے تو آپ محض چند جانوروں کا خون بہا کر ابراہیم علیہ السلام کی سنت کو تازہ نہیں کر سکتے اور اس عہد میں پورے نہیں اتر سکتے جو قربانی کرتے وقت آپ اپنے خدا سے کرتے ہیں۔

دنیا کے مسلمان اس دن جانوروں کا خون بہا کر خدا سے عہد کرتے ہیں کہ:

اے رب للعالمین ہم تیرے مسلم ہیں۔ تیری کامل اطاعت میں ہمارا شیوا ہے۔ ہم تجھ سے وفاداری کا اعلان کرتے ہیں اور اپنے بزرگوار اسماعیلؑ کی طرح تیرے حضور اپنی گردن پیش کرتے ہیں پروردگار تو نے ہی قربانی کی یہ سنت جاری کر کے اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن چھڑائی تھی، ہم جانوروں کا خون بہا کر اپنی گردن چھڑاتے ہیں، مگر ہمارا سب کچھ تیرا ہی ہے، تیرا اشارہ ہو گا تو ہم تیرے دین کی خاطر اپنی گردن کٹانے اور اپنا خون بہانے سے ہرگز دریغ نہ کریں گے۔ ہم تیرے ہیں اور ہمارا سب کچھ تیرا ہے۔ ہم تیرے وفادار اور جاں نثار بندے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پیرو کار ہیں اور انہی کی عقیدت سے سرشار ہیں۔ قربانی کرتے وقت آپ جو دعا پڑھتے ہیں وہ دراصل وفاداری اور جاں نثاری کے انہی جذبات کا اظہار ہے۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ

"میں نے پوری یکسوئی کے ساتھ اپنا رخ ٹھیک اس خدا کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت سب رب العالمین کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے، اور میں مسلم اور فرماں بردار ہوں۔ خدایا! یہ تیرے ہی حضور پیش ہے اور تیرا ہی دیا

ہوا ہے"۔
پھر سپردگی کی عجیب کیفیت کے ساتھ جانور کے گلے پر تیز چھری پھیرتے ہوئے آپ کہتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

"اللہ کے نام سے' اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! تو اس قربانی کو میری جانب سے قبول فرما۔ جس طرح تو نے اپنے دوست ابراہیم علیہ السلام اور اپنے حبیب محمد ﷺ کی قربانی قبول فرمائی"۔

دراصل اسی واقعہ کو تازہ کرنا اور انہی جذبات کو دل و دماغ پر طاری کرنا قربانی کی روح اور اس کا مقصد ہے۔ اگر یہ جذبات اور ارادے نہ ہوں' خدا کی راہ میں قربان ہونے کی آرزو اور خواہش نہ ہو' خدا کی کامل اطاعت اور سب کچھ اس کے حوالے کر دینے کا عزم اور حوصلہ نہ ہو' تو محض جانوروں کا خون بہانا' گوشت کھانا اور تقسیم کرنا قربانی نہیں ہے' بلکہ گوشت کی ایک تقریب ہے جو ہر سال آپ منا لیا کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم علیہ السلام کی سنت کو تازہ کر دیا ہے۔ خدا کو نہ جانوروں کے خون کی ضرورت ہے' نہ گوشت کی' اس کو تو اخلاص و وفا اور تقویٰ و جاں نثاری کے وہ جذبات مطلوب ہیں جو آپ کے دل میں پیدا ہوتے ہیں' خدا کا ارشاد ہے:

﴿ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ﴾ (الحج: ۳۶)

"اللہ کو نہ ان جانوروں کے گوشت پہنچتے ہیں' اور نہ ان کا خون' اسے تو صرف تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

یہی تقویٰ اور اطاعت و فرماں برداری کا جوہر ہر قربانی کی روح ہے۔ اللہ کے یہاں صرف وہی قربانی شرف قبولیت پاتی ہے اور متقی لوگ فرماں برداری و جاں نثاری کے جذبات کے ساتھ خدا کے حضور پیش کرتے ہیں:

﴿ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ط قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ط قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ○ ﴾

"اور انہیں آدم کے دو بیٹوں کا قصہ ٹھیک ٹھیک سنا دو۔ جب ان دونوں نے قربانی کی تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول کی گئی اور دوسرے کی قبول نہ کی گئی اس نے کہا میں تجھے مار ڈالوں گا۔ اس نے جواب دیا اللہ تو متقیوں ہی کی قربانی قبول کرتا ہے۔"

یعنی تیرے دنبے کو اگر آسمانی آگ نے نہیں جلایا اور خدا نے اسے قبول نہیں کیا تو اس میں میرا کیا قصور ہے جو مجھے قتل کی دھمکی دے رہا ہے' اپنی اصلاح کی فکر کر' تیرے اندر ہی کھوٹ ہے' اللہ تو صرف متقی لوگوں کی قربانی قبول کرتا ہے۔

تقویٰ اور اخلاص و وفاداری و جاں نثاری کے یہ جذبات اس طرح پیدا نہیں ہوتے کہ آپ گاہے گاہے خدا کو یاد کر لیں اور کچھ ایسے مخصوص اعمال کبھی کبھی کر لیں جو خدا سے تعلق اور اس کی راہ میں قربانی کی علامت ہیں' اور پھر اپنے افکار و خیالات احساسات و جذبات' اخلاق و معاملات' اور اطاعت و وفاداری میں آپ آزاد ہیں کہ جو چاہیں سوچیں اور جو چاہیں ارادے رکھیں' جو چاہیں کریں اور جس کی اطاعت و فرماں برداری کا چاہیں دم بھریں ـــــ خدا سے یہ عہد کرنے کے بعد کہ "میں رب العالمین کا مسلم ہوں" اس کی کیا گنجائش ہے کہ ہم دوسرے ازموں اور طریقوں کو اطاعت کے لئے اپنائیں یا ایک کو دوسرے پر ترجیح دے کر اپنے لئے جائز اور قابل قبول قرار دیں اور اپنے من مانے طریقوں کی پیروی کریں' کیا جانوروں کا فدیہ دے کر ہم نے اپنی جانوں کو اس لئے چھڑایا ہے کہ ہم اپنی جانوں اور اپنی قوت و صلاحیت کو جہاں چاہیں کھپائیں اور قربان کریں اور خدا سے یہ امید کریں کہ وہ ان جانوروں کے گوشت اور خون کو قبول کر لے گا۔

خدا کا دین آپ کی پوری شخصیت اور آپ کی پوری زندگی چاہتا ہے' وہ چاہتا ہے کہ آپ اس کی اطاعت کے ساتھ کسی اور کی اطاعت کا جوڑ نہ لگائیں' جن برگزیدہ بندوں کی سنت کو آپ تازہ کر رہے ہیں انہیں دیکھیں کہ وہ کس طرح زندگی کے معاملے میں مسلم حنیف تھے۔ خدا سے اسلام اور بندگی کا عہد کرنے والے ابراہیم علیہ السلام کی پوری زندگی اسلام کی کیا تصویر پیش کرتی ہے' ان کی زندگی کو آپ بار بار پڑھیں اور اس مہینے کے ان ایام میں خصوصی اہتمام کے ساتھ پڑھیں اور اپنے دل و دماغ اور شخصیت اور معاشرے پر ان جذبات اور کیفیات کو طاری کرنے کی کوشش کریں جو اس پاکیزہ زندگی میں آپ کو نظر آئیں۔ ورنہ قربانی کا حاصل اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ عام دنوں کے مقابلے میں کچھ زیادہ گوشت کھانے اور کھلانے کے لئے آپ ایک جشن منا رہے ہیں۔

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ اصغر خان بحالی جمہوریت کے لئے کردار ادا کریں۔ (بے نظیر بھٹو)

○ یہ جانتے ہوئے کہ عمر اصغر خان "جمہوری ملیامیٹ" گروپ کے ساتھ ہیں!

☆ وفاقی حکومت کے ایک سو سے زائد اعلیٰ افسران کے پاس کوئی کام نہیں۔ (ایک خبر)

○ قائد اعظم کے فرمان "کام کام اور بس کام" کی تعبیر اس سے بہتر اور کیا ہو گی۔

☆ پاک بھارت ایٹمی جنگ کا کوئی خطرہ نہیں۔ (واجپائی)

○ ایٹمی پاکستان زندہ باد

☆ بھارت اسرائیل سے جاسوس طیارے خریدے گا۔ (ایک خبر)

○ یہود' ہندو گٹھ جوڑ کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو گا۔

☆ آج سے لاہور میں صرف خواتین کے لئے 108 ویگنیں چلیں گی۔ (ایک خبر)

○ ایک مستحسن فیصلہ.....

☆ حالات بگاڑنے کی کوشش کی گئی تو مارشل لاء لگ سکتا ہے۔ (شریف الدین پیرزادہ)

○ مسلم لیگ کی خصوصی توجہ کے لئے!

☆ اقبال رعد کے قاتل نہ پکڑے گئے تو سمجھیں گے اس قتل میں حکومت ملوث ہے۔ (نواز شریف)

○ اور اگر خدا نخواستہ قاتل پکڑ لئے گئے تو پھر...

☆ پاکستان کو مزید ایٹمی دھماکوں کی ضرورت ہے۔ (جنرل (ر) حمید گل)

○ لہٰذا سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہ کئے جائیں۔

☆ نواز شریف اپنی رہائی کے لئے اللہ کو یاد کریں۔ (پیر پگاڑا)

○ مشورہ اچھا ہے "گر قبول افتد زہے عز و شرف"

18 ذی الحجہ

شہادتِ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

تحریر : عبدالرشید عراقی

۲۶/ذی الحجہ ۲۳ھ کو خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر فجر کی نماز میں قاتلانہ حملہ ہوا اور آپؓ شدید زخمی ہو گئے اور یکم محرم ۲۴ھ کو آپ نے جام شہادت نوش کیا۔ شہادت سے قبل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چھ اصحاب کے نام دیئے کہ ان میں سے جس پر اتفاق رائے ہو جائے اس کو خلیفہ منتخب کر لیا جائے۔ ان چھ اصحاب میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ چنانچہ اتفاق رائے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ راشد منتخب ہو گئے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابہ کرام میں سے تھے، اور آپ ان دس صحابہ کرام میں شامل ہیں جن کو دنیا میں جنت کی بشارت ملی۔ اس کے علاوہ آپؓ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاجزادیاں یکے بعد دیگرے آپؓ کے نکاح میں آئیں جس کی وجہ سے آپؓ کا لقب "ذوالنورین" ہوا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شخصیت تاریخ اسلام میں جس قدر اہم اور عظیم الشان ہے اسی درجہ ان کی شہادت کا واقعہ بھی بہت بڑا المیہ ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کی مدت ۱۲ سال ہے اور ان کی خلافت کے پہلے چھ سال بڑے امن سے گزرے، آخری چھ سال فتنہ و فساد کا دور ہے اور اس چھ سالہ دور میں کئی ایسے اسباب پیدا ہوئے جن کی وجہ سے امن درہم برہم ہو گیا اور ایک قسم کی افراتفری پھیل گئی۔

حضرت عثمانؓ بہت زیادہ حلیم الطبع تھے۔ اس لئے مفسدین نے آپؓ پر بے جا قسم کے اعتراضات کا سلسلہ شروع کر دیا اور حضرت عثمانؓ نے ان سب اعتراضات کے جوابات دیئے۔ لیکن مفسدین کا ایک ہی جواب تھا کہ آپؓ خلافت سے دستبردار ہو جائیں، لیکن حضرت عثمانؓ نے ان کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا۔ اس کے بعد مفسدین نے حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور آپؓ کو مسجد نبویؐ میں آنے سے روک دیا گیا۔ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے مکان کی چھت پر تشریف لائے اور باغیوں سے خطاب فرمایا :

"کیا تمہیں پتہ ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں کیا کیا کام کئے اور ان کاموں کے انجام دینے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں کیا فرمایا تھا!

کیا تمہیں پتہ ہے کہ مسجد نبوی کی توسیع کس نے کرائی، بیر رومہ کو ایک یہودی سے خرید کر مسلمانوں کے لئے کس نے وقف کیا؟" آوازیں آئیں : مسجد نبوی کی توسیع آپؓ نے کرائی، بیر رومہ آپؓ نے خرید کر اس کو مسلمانوں کے لئے وقف کیا۔

اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "کیا آپ کو پتہ ہے کہ حدیبیہ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سفیر بنا کر مکہ معظمہ بھیجا تھا۔ کیا یہ واقعہ صحیح نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کو میرا ہاتھ قرار دے کر میری طرف سے خود اپنی بیعت کی تھی"۔ مفسدین نے جواب دیا آپ سچ فرماتے ہیں۔

اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہو؟ شریعت اسلامی میں کسی شخص کے قتل کی صرف تین صورتیں ہیں :

(۱) اس نے بدکاری کی ہو تو اسے سنگسار کیا جاتا ہے۔
(۲) اس نے قتل عمد کیا ہو تو قصاص میں قتل کیا جاتا ہے۔
(۳) وہ مرتد ہو گیا ہو تو انکار اسلام میں قتل کیا جاتا ہے۔

میں ان تینوں جرموں سے بری ہوں۔ اور مفسدین کے پاس اس کا کوئی جواب نہ تھا، مگر مفسدین کی طرف سے یہی مطالبہ تھا کہ آپ خلافت سے دست بردار ہو جائیں۔ لیکن آپؓ نے ان کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا۔

اس کے بعد مفسدین زبردستی گھر کے اندر داخل ہو گئے۔ محمد بن ابی بکر پیش پیش تھے۔ انہوں نے آگے بڑھ کر حضرت عثمانؓ کو داڑھی سے پکڑا اور زور سے کھینچنے لگے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

"بھتیجے! آج اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو تمہاری اس حرکت کو ہرگز پسند نہ فرماتے"۔

یہ سن کر محمد بن ابی بکر پشیمان ہو گیا اور پیچھے ہٹ گیا، مگر کنانہ بن بشیر نے لوہے کی لاٹھ مار کر حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا۔ اِنَّا للہ وَ اِنَّا اِلَیہ راجعون

حضرت عثمانؓ کی شہادت پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ :

"عثمانؓ کے قتل سے اسلام میں ایک ایسا رخنہ پڑ گیا ہے کہ اب وہ قیامت تک پُر نہیں ہو گا"۔

مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں کہ :

"اسلامی تاریخ میں نفاق کی ایک لکیر ہے، یہ لکیر حضرت عثمانؓ کے خون سے کھینچی گئی اور اسی میں اسلام کا پورا جاہ و جلال دفن ہو گیا"۔

خود ڈرائیور بنیں

سید ابوالاعلیٰ مودودی

"دنیا گویا ایک ریل گاڑی ہے جس کو فکر و تحقیق کا انجن چلا رہا ہے اور مفکرین و محققین اس انجن کے ڈرائیور ہیں۔ یہ گاڑی ہمیشہ اسی رخ پر سفر کرتی ہے جس رخ پر ڈرائیور اس کو چلاتے ہیں جو لوگ اس میں بیٹھے ہیں وہ مجبور ہیں کہ اسی طرف جائیں جس طرف گاڑی جا رہی ہے۔ خواہ وہ اس طرف جانا چاہیں یا نہ چاہیں۔ اگر کوئی مسافر ایسا بیٹھا ہے جو اس رخ پر نہیں جانا چاہتا تو وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتا کہ چلتی گاڑی میں بیٹھے بیٹھے اپنی نشست کا رخ آگے کی بجائے یا دائیں بائیں پھیر دے۔ مگر نشست کا رخ بدل دینے سے وہ اپنے سفر کا رخ نہیں بدل سکتا۔ سفر کا رخ بدلنے کی صورت اس کے سوا اور کوئی نہیں کہ انجن پر قبضہ کیا جائے اور اس کی رفتار کو اس جانب پھیر دیا جائے جو مطلوب ہے۔ اس وقت جو لوگ انجن پر قابض ہیں وہ سب خدا سے پھرے ہوئے ہیں اور فکر اسلامی سے بے بہرہ۔ اس لئے گاڑی اپنے مسافروں کو لئے ہوئے الحاد اور مادہ پرستی کی طرف دوڑی جا رہی ہے اور سب مسافر طوعاً و کرہاً اسلام کی منزل مقصود سے دور اور دور تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اب اس گاڑی کے رخ کو بدلنے کے لئے ضرورت ہے کہ خدا پرستوں میں کچھ باہمت مرد اٹھیں اور جدوجہد کر کے انجن کو ان ملحدین کے ہاتھوں سے چھین لیں۔ جب تک یہ نہ ہو گاڑی کا رخ نہ بدلے گا اور ہمارے جھنجلانے، بگڑنے اور شور مچانے کے باوجود وہ اسی راہ پر سفر کرتی رہے گی جس پر خدا ناشناس ڈرائیور اس کو چلا رہے ہیں"۔

23 مارچ — قرارداد پاکستان : ایک عہد نامہ

تحریر : حافظ مشتاق احمد ربانی ؒ گوجرانوالہ

"اسلام اور ہندو دھرم محض مذاہب ہی نہیں بلکہ دو مختلف معاشرتی نظام ہیں' چنانچہ اس خواہش کو خواب و خیال ہی کہنا چاہئے کہ ہندو اور مسلمان مل کر ایک مشترکہ قومیت کی تخلیق کر سکیں گے' یہ لوگ آپس میں شادی بیاہ نہیں کرتے نہ ایک دستر خوان پر کھانا کھاتے ہیں۔ میں واشگاف الفاظ میں کہتا ہوں کہ دو مختلف تہذیبوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ان تہذیبوں کی بنیاد ایسے تصورات اور حقائق پر رکھی گئی ہے جو ایک دوسرے کی ضد ہیں اور یہ حقائق اکثر ایک دوسرے سے متصادم رہتے ہیں' انسانی زندگی کے متعلق ہندوؤں اور مسلمانوں کے تصورات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہندو اور مسلمان اپنی اپنی ترقی کی تمناؤں کے لئے مختلف تاریخوں سے نسبت رکھتے ہیں اور ان کے تاریخی مسائل اور ماخذ مختلف ہیں ان کی رزمیہ نظمیں' ان کے سربراہ اور قابل فخر تاریخی کارنامے سب مختلف ہیں۔ اکثر اوقات ایک قوم کا راہنما دوسری قوم کی برتر ہستی کا دشمن ثابت ہوتا ہے۔ ایک قوم کی فتح دوسری قوم کی شکست ہوتی ہے۔ ایسی دو قوموں کو ایک ریاست اور ایک حکومت کی گاڑی کے دو بیل بنانے کا نتیجہ یہ ہو گا کہ دونوں کے دلوں میں بے صبری روز بروز بڑھتی رہے گی جو انجام کار تباہی لائے گی' خاص کر اس صورت میں کہ ان میں سے ایک قوم تعداد کے لحاظ سے اقلیت میں ہو اور دوسری کو اکثریت حاصل ہو' ایسی ریاست کا آئینی عمل خاک میں مل کر رہ جائے گا"۔

یہ تقریر قائد اعظم نے ۲۳/مارچ ۱۹۴۰ء کو قرارداد لاہور کے موقع پر ارشاد فرمائی جس سے قائد اعظم کی سوچ کی سمت متعین ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے پیش نظر کس نوعیت کی ریاست تھی؟ اس میں تقسیم کی وجہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں بنیادی تصورات کے اختلاف کے علاوہ دو مختلف معاشرتی نظام اور دو مختلف تہذیبوں کو قرار دیا جا رہا ہے لیکن اگر ہم مختلف امور میں اسلام کے ناقابل تردید حقائق کو نظر انداز کر کے غیر مسلموں کے نظریات ہی کو ترجیح دیں تو ہمارا اتنا طویل سفر رائیگاں جائے گا' اگر ہماری اور ہندوؤں کی تہذیب میں نمایاں فرق نہیں ہے تو ہم نے لاکھوں شہیدوں کی قربانیوں کو خاک میں ملا دیا اور اگر ہمارا معاشرتی نظام ہندوؤں کے نظام کے برعکس اسلام کے مطابق نہیں تو گویا ہم نے نظریہ پاکستان سے واضح انحراف کیا۔

ہماری قومی تاریخ کا یہ پہلو کتنا افسوسناک ہے کہ قرارداد مقاصد کو منظور کرنے کے بعد بھی ہم نے پاکستان کے کسی بھی نظام کو اسلام سے مکمل طور پر ہم آہنگ نہیں کیا بلکہ اسے عام ریاستوں کی طرح سمجھتے رہے ہیں۔ ہمیں ہرگز نہیں بھولنا چاہئے کہ پاکستان کی بقا اور حقیقی استحکام دو ہی باتوں اسلام اور اٹامک ڈیٹرنٹ پر منحصر ہے۔ اسلام اندرونی استحکام کا ضامن ہے' جبکہ اٹامک ڈیٹرنٹ حملے سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔ اگر ہم نے نفاذ اسلام کے بارے میں موجودہ رویہ برقرار رکھا تو ہمیں دنیا کے سیاسی منظر سے ہٹ جانے کے لئے تیار رہنا چاہئے اور اگر ہم نے ایٹمی قوت پر سودے بازی کی تو ہمیں عراق سے بھی زیادہ سنگین صورتحال کا سامنا کرنا پڑے گا (العیاذ باللہ)

۲۳ مارچ کا ہر دن اور ہر گھڑی تقاضا کرتی ہے کہ ہم پاکستان کو ایک جدید فلاحی' اور اسلامی ریاست کے طور پر تشکیل دیں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ تمام دینی جماعتیں موجودہ حکومت کا آلہ کار بننے کی بجائے ایک نکاتی ایجنڈا "اقامت دین" پر اکٹھی ہو جائیں۔ سب جانتے ہیں کہ ہم سیاسی مفادات کے حصول کے لئے ہر طرح کے وقتی اتحاد کے لئے اکٹھے ہو جاتے ہیں' لیکن نظام خلافت کے قیام کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ معمولی تعاون کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ موجودہ حکومت کو بھی چاہئے کہ سپریم کورٹ کے حرمت ربا کے فیصلے کو معمولی نہ سمجھے بلکہ عدالت عظمیٰ کی طرف سے دی ہوئی مدت سے پہلے پاکستان کی معیشت کو سود کی غلاظت سے پاک کرے تاکہ ایک فلاحی ریاست کے قیام کی راہ ہموار ہو سکے۔

جس طرح ہم ۱۹۴۰ء میں ایک علیحدہ ریاست کیلئے ہر طرح کی قربانی دینے کیلئے متحد تھے ایسے ہی اب ہمیں نفاذ اسلام کیلئے ایک دوسرے سے تعاون کی پالیسی اختیار کرتے ہوئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہئے۔

چیچن مجاہد کے نام

—— پروفیسر عبدالعزیز پرواز' نارووال ——

اے مرے چیچن مجاہد! تیری عظمت کو سلام　　قوتِ باطل کے حق میں تو ہے تیغ بے نیام
آتش و آہن کی بارش میں ہے مصروفِ وغا　　بے خطر' باعزم و ہمت' بے توقف' سحر و شام
خونچکاں ہے داستانِ حریت کا ہر ورق　　ہے ترا شوقِ شہادت لائق صد احترام
ورطۂ حیرت میں دنیا تیرا استقلال دیکھ　　تیری جانبازی کے چرچے مشرق و مغرب میں عام
تازہ کر دی یاد تو نے جذبۂ اسلاف کی　　تیرے ہی دم سے ہوا روشن تیرے آباء کا نام
آزمائش ہے ترے ایمان اور ایقان کی　　پختہ تر ہوتا ہے میدانِ وغا میں عشق خام
روحِ شامل" مضطرب ہے عالم افلاک میں　　دیکھ کر اپنے مجاہد کو مصائب میں مدام
بے حسی طاری ہے سارے عالم اسلام پر　　بے حمیت ہیں مسلمانانِ پاک و عرب و شام
کب جھکا سکتی ہے روسی جارحیت تیرا سر　　کب مٹا سکتے ہیں پروردانِ ابلیسی نظام
داعیانِ امن، عالم آج کیوں خاموش ہیں؟　　کیوں نہیں دانشوروں کی فکر میں نیندیں حرام؟
دشمنانِ دیں کی سازش ہر جگہ ہے کامیاب　　اور سادہ لوح مسلماں ہر جا ہے نیل مرام
آزمائش کی گھڑی میں تجھ پہ ہو سایہ فگن
نصرت و تائید یزداں' رحمت خیر الانام

کاروانِ خلافت منزل بہ منزل

تنظیم اسلامی گوجر خان کی سرگرمیاں

تنظیم اسلامی گوجر خان اب مرد حضرات کے لئے قرآنی درس منعقد کرنے کے ساتھ خواتین کے لئے بھی درس قرآن کا اہتمام کرتی ہے۔ ۲۷ فروری بروز اتوار کو دو دروس خواتین کے لئے ہوئے ہیں۔ پہلا درس گوجر خان کے قریب مانکیالہ میں ہوا۔ اسلام آباد کے رفیق جناب عبدالغفور رانا صاحب کی صاحبزادی نے اس آیت مبارکہ "بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو جہنم کی آگ سے" پر درس دیا۔ اس درس میں قریباً ۴۵ خواتین نے شرکت کی۔ ظہر کی نماز کے بعد موصوفہ نے جناب ریاض علی ترابی مرحوم کے گھر سورۃ فرقان کے آخری رکوع کا درس دیا۔ اس پروگرام میں تقریباً ۴۰ خواتین نے شرکت کی۔ تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام اس پروگرام میں خواتین کی دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے اور ان کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

تنظیم اسلامی گوجر خان کے زیر اہتمام ایک شب بسری پروگرام کا بھی انعقاد ہوا۔ پروگرام حسب معمول مغرب کی نماز کے بعد شروع ہوا۔ صادق آباد' راولپنڈی سے آئے ہوئے مہمان رفیق شمیم صاحب نے "اسلامی انقلاب اور اس کے راستے میں حائل رکاوٹوں" کے بارے میں سیر حاصل گفتگو کی۔ ان کے عام فہم بیان کو حاضرین مجلس نے بہت پسند کیا۔ تقریباً ۱۰۰ احباب نے بڑے ذوق و شوق کے ساتھ شرکت کی۔ بعد میں سوال جواب کی نشست ہوئی۔ نماز عشاء کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ اس کے بعد رفقاء کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں اہم امور زیر غور آئے۔ تہجد کی نماز کے بعد پروگرام دوبارہ شروع ہوا۔ چار رفقاء نے مختلف موضوعات پر خطاب کیا۔ آخر میں جناب محمد ظریف نے سورۂ توبہ کے حوالے سے فکر انگیز گفتگو کی۔ نماز فجر کے بعد اس بابرکت پروگرام کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ : ظفر اسلام)

اُسرہ اُوچ کی دعوتی سرگرمیاں

اُسرہ اُوچ کا ایک اجلاس اُسرہ کے دفتر میں زیر صدارت مولانا غلام اللہ خان حقانی منعقد ہوا۔ اجلاس میں دوسرے امور کے علاوہ یہ بات بھی زیر بحث آئی کہ علاقہ اُوچ میں کام کو کس طرح آگے بڑھایا جائے؟ اس سلسلے میں طے ہوا کہ ہر تیسرے دن بعد کسی مسجد میں نماز عصر تا عشاء پروگرام منعقد کیا جائے گا۔ جس میں لوگوں کو دین کے فرائض سے روشناس کرایا جائے۔ طے شدہ پروگرام کی رو سے اب تک چھ مساجد میں پروگرام ہوا ہے چونکہ مولانا حقانی اُوچ میں کافی شہرت رکھتے ہیں اور لوگ عام طور پر ان کے خطابِ جمعہ اور درسِ قرآن میں بڑی دلچسپی سے شرکت کرتے رہتے ہیں' لہٰذا جب اہل محلہ ان کی آمد کے متعلق سنتے ہیں تو بڑے ذوق و شوق سے بیان سننے کے لئے آتے ہیں۔ اب تک چھ مساجد (عائشہ رضی اللہ عنہا' شابیہ بلال رضی اللہ عنہ' شاہی باغ' مسجد میاں گان' جامع مسجد غربی) میں تقریباً ۸۰۰ افراد تک دعوت پہنچائی جا چکی ہے۔

مولانا حقانی خطابات میں خاص طور پر "جامع تصور دین' اس کے تقاضے اور موجودہ مسلمان کی عملی حیثیت" کو اجاگر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چونکہ بیان کا اکثر مواد فطرت انسانی کے داعیات کے عین موافق اور جامد تصور دین کی بیخ کنی پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس لئے لوگوں کی اکثریت اعلان سنتے ہی بیٹھ جاتی ہے۔ بعض تو بیان کے بعد بھی بیٹھ کر افہام و تفہیم کی فضاء بناتے ہیں اور اس طرح تنظیم اسلامی کی دعوت' طریقہ کار اور اس کی جماعتی ہیت کو مزید واضح کرنے کا موقع ہاتھ آجاتا ہے۔ پروگرام میں تنظیم اسلامی کے رفقاء کے علاوہ احباب بھی ہمراہ ہوتے ہیں۔ احباب میں خالد محمود' شاہد محمود اور انور علی جبکہ رفقاء میں حاجی قاسم' لطیف الرحمان' لیاقت علی' فاتح محمد' رحمان اختر نے کافی مستعدی سے حصہ لیا ہوا ہے۔ دوسرے رفقاء جمشید علی' قمرزمان' محمد طاہر اور ماہتاب خان بھی پروگرام میں شرکت کی کوشش کرتے ہیں۔ دعوتی خطابات میں بعض لوگوں کی طرف سے یہ مطالبہ بھی سامنے آیا ہے کہ مستقل بنیادوں پر ان کے مساجد میں ہفتہ وار درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

رفقاء تنظیم نے یہ بھی طے کیا ہے کہ اُوچ کی سب سے بڑی "جامع مسجد بنڑ گے" جہاں غلام اللہ حقانی خطاب جمعہ دیتے ہیں کے باہر ہر جمعہ کو کتابوں کا سٹال لگانے کا اہتمام کیا جائے۔ اس مسجد میں ایک ہزار سے لے کر پندرہ سو افراد تک نماز جمعہ کی حاضری ہوتی ہے۔ جن میں اکثریت تعلیم یافتہ افراد کی ہوتی ہے۔ قوی امید ہے کہ مالاکنڈ ڈویژن کے دوسرے علاقوں کی طرح اُوچ میں بھی تنظیم اسلامی کی یہ ابتدائی سوچ ایک بڑے انقلابی کام کا آغاز ثابت ہو گی۔

(رپورٹ : حاجی محمد قاسم)

قرآن ہال سرگودہا میں
ملتزم تربیت گاہ کا انعقاد

حلقہ غربی پنجاب کی تنظیم اسلامی سرگودہا کے مرکز قرآن ہال سٹیلائٹ ٹاؤن میں اس سال کی پہلی ملتزم تربیت گاہ ۲۰ تا ۲۶ فروری منعقد ہوئی۔ اس میں تنظیم اسلامی سرگودہا کے آٹھ رفقاء نے کل وقتی اور پانچ رفقاء نے جز وقتی شرکت کی۔

تربیت گاہ کے سارے پروگرام بخوبی انجام پائے۔ اس کا نظام اور انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ ماحول بھی دینی' دوستانہ اور مخلصانہ تھا اور جملہ ساتھی رحماء بینھم کی عملی تفسیر نظر آئے۔ تربیت کا اصل مقصود نظم اور ڈسپلن کے ساتھ ساتھ رفقاء میں اللہ والے ہونے کے اوصاف پیدا کرنا ہے۔ انقلابی تربیت میں جب یہ دونوں عنصر یعنی رھبان باللیل و فرسان بالنہار جمع ہوں گے' تب ہی حقیقی تربیت کی ضرورت پوری ہو گی۔ اس تربیت گاہ میں اس کی محنت کی گئی۔ تربیت کی اہمیت اصل دعوت سے کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے' کیونکہ یہ تربیت ہی ہے جس سے کوئی دعوت دلوں میں جڑ پکڑتی ہے اور نشوونما پاتی ہے۔ پھر یہ برگ و بار لاتی ہے' یہاں تک کہ ایک دن فوائد و برکات سے معاشرے کو مالا مال کر دیتی ہے۔

آخری تین روز رفقاء کی تربیت کے لئے عصر تا عشاء خصوصی دعوتی پروگرام ہوئے۔ ہم عصر تحریکوں کا تقابلی جائزہ و تجزیہ بیان کرنے کے لئے حلقہ پنجاب وسطی کے امیر مختار حسین فاروقی صاحب خصوصی طور پر جھنگ تشریف لاتے رہے۔ اس سے قبل امیر حلقہ پنجاب غربی محمد رشید عمر صاحب ایک روزہ پروگرام میں شریک رہے۔ جملہ شرکاء کے تاثرات تھے کہ شرکت سے انتہائی فائدہ ہوا ہے' تنظیم کی فکر میں وسعت اور شرح صدر سے سمجھنے کا موقع میسر ہوا۔ اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں سے آگاہی حاصل ہوئی اور احساس ہوا کہ ابھی اور کافی محنت کی ضرورت ہے۔ بیعت کی تجدید ہوئی اور سمجھ آیا کہ بیعت میں ہم نے کیا عہد کیا ہے۔ تربیت کے دوران جو خطاب کرنے کا موقع دیا گیا اس سے بہت فائدہ ہوا' بات کرنے میں جو جھجک ہوتی تھی اس میں کمی واقع ہوئی اور یہ احساس پختہ ہوا کہ تربیت ہر انقلابی عمل کی ایک ناگزیر ضرورت ہوتی ہے۔ اگر انقلابی کارکنوں کی تربیت نہ ہو تو وہ خام ہیں' کچے ہیں۔

خام ہے جب تک تو ہے مٹی کا ایک انبار تو
پختہ ہو جائے تو شمشیر بے زنہار تو

(رپورٹ : محمد عمر فاروق)

دعائے مغفرت

تنظیم اسلامی فیصل آباد غربی کے ملتزم رفیق جناب عارف تبسم کی والدہ انتقال کرگئی ہیں۔ رفقاء سے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

☆ ☆ ☆

رفیق تنظیم اسلامی میانوالی ملک منور صاحب کے والد گزشتہ دنوں انتقال فرما گئے ہیں۔ رفقاء سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

دعائے صحت

رفیق تنظیم نارتھ امریکہ عباس علی چودھری کا گزشتہ دنوں بائی پاس آپریشن ہوا ہے۔ رفقاء سے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

☆ ☆ ☆

رفیق تنظیم لاہور شرقی جناب شیخ رحیم الدین کے بڑے بھائی کی اہلیہ سخت بیمار ہیں۔ رفقاء و احباب سے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

اسرہ تیمر گرہ کا دعوتی پروگرام

اُسرہ تیمر گرہ کا ایک روزہ پروگرام مقامی جامع مسجد خوڑ میں منعقد ہوا جس میں ذیلی حلقہ مالاکنڈ ڈویژن کے ناظم جناب غلام اللہ خان حقانی صاحب کے علاوہ نقیب اُسرہ محمد فہیم اور رفقاء میں سے احسان الودود' شاہ وارث' محمد شعیب' محمد شریف نے شرکت کی' ہر پروگرام میں احباب کی تعداد اوسطاً تیس (۳۰) تھی۔

پروگرام کا آغاز نماز عصر سے متصل افتتاحی خطاب سے ہوا جس میں مولانا غلام اللہ خان صاحب نے "دین کے جامع تصور اور عبادت رب" کے حوالے سے بات کی آپ نے واضح کیا کہ مذہب و دین میں کیا فرق ہے۔ مکمل دین غالب ہے یا اس کے لئے کوشش کی ضرورت ہے۔ دین کے غلبہ کا طریقہ کار کیا ہو گا اور کہاں سے اخذ کرنا ہو گا۔ تنظیم اسلامی کا طریقہ کار سیرت رسولؐ سے اخذ کیا ہوا ہے اور اس طریقہ پر عمل پیرا ہو کر دین غالب کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقہ کار کے کیا مراحل ہوں گے۔

نماز مغرب کے بعد آپ نے عصر کے خطاب کا خلاصہ پیش فرما کر ان مراحل کا ذکر کیا جس پر نبی اکرمؐ نے جزیرۃ العرب میں انقلاب برپا کیا اور اپنی تنظیم کی ہیت بتاتے ہوئے فرمایا کہ ہم کس مرحلہ میں ہیں اور ہمارا ہدف کیا ہے؟ اس دوران ہم نے بھرپور دعوت رجوع الی القرآن چلائی۔ مختلف تحریکوں اور تنظیموں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے کی کوشش کی اور اب خلافت کے قیام کیلئے لوگوں کو بیعت کے ذریعے ایک جماعت میں منسلک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

نماز عشاء کے درس قرآن میں سورۃ واقعہ کا لفظی ترجمہ راقم نے پیش کیا۔

اگلے روز فجر کی نماز کے بعد درس قرآن کے حوالے سے غلام اللہ حقانی صاحب نے سورۃ رحمان کی پہلی چار آیات کا ترجمہ پیش کیا اور عظمت قرآن کو سامعین پر اجاگر کیا کہ اللہ تعالیٰ کی بہترین مخلوق "انسان" اپنی بہترین صلاحیت قوتِ گویائی کو تعلیم و تعلم القرآن پر لگائے اور اسی سے اپنی زندگی کی رہنمائی حاصل کرے۔

(رپورٹ : احسان الودود)

تنظیم اسلامی ملتان شہر و کینٹ کی شب بیداری اور ایک روزہ پروگرام

مورخہ ۲۶ فروری بروز ہفتہ کو تنظیم اسلامی ملتان شہر کے زیر اہتمام شب بیداری کا پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں بعد نماز مغرب درس قرآن ہوا۔ جس کی سعادت جناب ڈاکٹر محمد طاہر خاکوانی صاحب کے حصہ میں آئی۔ درس کے فوراً بعد انجمن خدام القرآن ملتان سے حفظ قرآن مکمل کرنے والے بچوں میں اسناد تقسیم کی گئیں اور سامعین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

بعد نماز عشاء شب بیداری کے پروگرام کا آغاز ہوا جس میں درس' تجوید' درس حدیث' سیرت النبی کا مطالعہ اور امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کا خطاب جمعہ مورخہ ۱۸ فروری بذریعہ آڈیو کیسٹ سنوایا گیا۔ جس میں امیر محترم نے چیچنیا کی تازہ صورتحال اور عالم اسلام کی خاموشی پر دکھ کا اظہار کیا۔ اس خطاب جمعہ کو تمام سامعین نے انتہائی توجہ کے ساتھ سماعت فرمایا اور چیچن و کشمیر کے مجاہدوں کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ اس کے بعد اجتماعی کھانا ہوا۔ صبح سحری کے وقت ادائیگی تہجد کے بعد ادعیہ ماثورہ اور انفرادی تلاوت کا پروگرام ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن ہوا' جس کی سعادت عدنان طاہر صاحب نے حاصل کی۔

دوسرا پروگرام شب بیداری قرآن اکیڈمی ملتان کینٹ میں ہوا۔ الحمدللہ کہ اب ملتان میں دوسری قرآن اکیڈمی بھی تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ تنظیم اسلامی ملتان کینٹ کے امیر جناب کامران طفیل صاحب ہیں۔ یہ ملتان کینٹ تنظیم کی پہلی شب بیداری ہوئی۔ بعد نماز عشاء درس قرآن کامران صاحب نے دیا۔ درس قرآن کے بعد میثاق' ندائے خلافت کے اہم مضامین کا مطالعہ کیا گیا۔ سامعین کی تعداد ۲۰ تھی۔ اس کے علاوہ مطالعہ سیرت النبی اور باہمی مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا۔ سحری کے بعد ادائیگی تہجد و تلاوت قرآن مجید کی گئی اور بعد نماز فجر درس قرآن کا پروگرام ہوا۔

تنظیم اسلامی ملتان شہر و کینٹ کا چونکہ ایک روزہ پروگرام مشترکہ تھا۔ لہٰذا تمام رفقاء ملتان کینٹ تشریف لے گئے' جہاں پر ملتان کینٹ کے رفقاء پہلے ہی منتظر تھے۔ تقریباً ۹:۴۵ پر باقاعدہ ایک روزہ پروگرام کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے امیر حلقہ سعید اظہر عاصم نے درس قرآن دیا۔ بعد ازاں محمد رشید صاحب نے فرائض دینی کے جامع تصور پر روشنی ڈالی۔ محترم ڈاکٹر طاہر خاکوانی صاحب نے انتہائی سادہ الفاظ میں منہج انقلاب نبوی پر گفتگو فرمائی اور آخر میں تمام رفقاء سے اسی موضوع کے متعلق سوالات بھی پوچھے گئے۔ چائے کے وقفہ کے بعد تمام شرکاء و رفقاء کا باہمی تعارف ہوا۔ اور پھر معاشرے میں پائی جانے والی اصل برائی "بے پردگی' فحاشی و عریانی" کے موضوع پر مذاکرہ ہوا' جس میں تمام رفقاء نے حصہ لیا اور اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ ظہر کے بعد کھانا و آرام کا وقت دیا گیا۔

۳ بجے دوبارہ پروگرام کا آغاز ہوا۔ جناب سلیم اختر صاحب نے تنظیم کی ضرورت و اہمیت کے موضوع پر گفتگو کی۔ نماز عصر کے بعد سی ٹی بی ٹی اور فحاشی و عریانی کے خلاف امیر حلقہ کی قیادت میں مظاہرہ ہوا۔ جس میں چھ بینرز لگائے گئے اور ایک ہزار ہینڈ بل تقسیم کئے گئے۔ تمام رفقاء کو انتہائی منظم طریقے سے جھنڈوں اور بینروں کے ساتھ تحصیلدار موڑ شیر شاہ روڈ پر لایا گیا اور لوگوں کو سی ٹی بی ٹی' کشمیر' چیچنیا اور امریکہ کا کردار کے متعلق ہینڈ بل خاصی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ نماز مغرب تک پروگرام جاری رہا۔

نماز مغرب قرآن اکیڈمی کینٹ کی مسجد قرطبہ میں ادا کی گئی۔ ڈاکٹر طاہر خاکوانی صاحب نے سورۃ الاعراف کے ساتویں رکوع کے حوالے سے امت مسلمہ اور یہود و نصاریٰ کے اصل روپ کی وضاحت فرمائی۔ انہوں نے فرمایا کہ یہودی اور عیسائی مسلمانوں کے کبھی بھی دلی دوست نہیں ہو سکتے' وہ آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ لہٰذا امت مسلمہ کبھی بھی ان کو اپنا خیر خواہ نہ سمجھے اور ان کے پھیلائے ہوئے شیطانی چالوں سے چوکنا رہے۔ موصوف نے مزید فرمایا کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنا Death Warrant پر دستخط کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ جو لوگ یہودیوں اور عیسائیوں کو گہرا دوست بنانے کی فکر میں رہتے ہیں اور انہی کو ملجا و ماویٰ سمجھتے ہیں وہ حقیقت میں انہی میں سے ہیں جبکہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے دشمن کے مقابلے میں خوب تیاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا ہم سب کو چاہئے کہ ہم حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے سے باز رہیں۔ مبادا کہ دینی جماعتیں اکٹھی ہو کر سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دیں جو کہ قوم اور ملک و ملت کے لئے بہت نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ اس درس میں سامعین کی تعداد ۶۰ کے لگ بھگ تھی۔ (مرتب : شہباز نور)

نئی صدی میں عالم اسلام کو درپیش چیلنج

عبدالغفور غوری' اسلام آباد

آج ہم مسلمان ہر طرف سے شکست کھا رہے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ میرے ذہن میں ایک واقعہ آیا ہے جو صحابہؓ سے ثابت ہے کہ ان کو ایک محاذ پر کافی شکست ہو رہی تھی تو انہوں نے سوچا کہ اس شکست کی وجہ کیا ہے؟ آخر غور کرنے کے بعد ان کے ذہن میں بات آئی کہ ہم سے حضور ﷺ کی کوئی سنت چھوٹی ہے جس کی وجہ سے ہمیں شکست ہو رہی ہے۔ یاد آیا کہ ہم سے مسواک چھوٹی ہے۔ اسی طرح آج اگر ہم بھی غور کریں کہ ہم سے کونسی سنت چھوٹی ہے تو بظاہر اپنے گریبان میں جھانکیں گے تو ہمیں نظر آئے گا کہ ہم بہت سی سنتیں چھوڑنے کے مرتکب ہوئے ہیں۔ بہرکیف سب سے اول سنت یہ ہے کہ آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہؓ نے جہاد کیا تھا اقامت دین کے لئے جبکہ ہمارا جہاد حریت پر مبنی ہے۔ جب تک ہم خلافت کے نظام کو نہیں اپنائیں گے تاقیامت ہم فاتح نہیں ہو سکتے۔ خسارہ ہی خسارہ ہے۔ میں تمام جہادی اور دینی جماعتوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ کسی ایک خطے میں خلافت قائم کریں چاہے پاکستان کے اندر ہو یا افغانستان کے اندر۔ حالیہ جو تنظیم مولانا مسعود اظہر کی قیادت میں جیش محمد بنی ہے۔

میں مولانا اظہر مسعود صاحب سے اپیل کروں گا کہ تمام دینی جماعتوں کے رہنماؤں کو ساتھ لے کر اور اللہ اور اس کے رسولؐ کے دین کی خاطر سب کو دعوت دیں اور مل کر کام کریں۔

نامے میرے نام

پتنگ بازی اور بسنت کی لعنت

مکرمی و محترمی جناب حافظ عاکف سعید صاحب

السلام علیکم و رحمتہ اللہ

میں آپ کے موقر جریدے کے ذریعے عوام کے سامنے کچھ گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ پتنگ بازی ایک قدیم تفریح تماشا اور فضول خرچی ہے اور قرآن مجید میں فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔ فرمایا "فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں"۔ دوسری جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (القرآن) خاتم الانبیاء ﷺ نے فرمایا ہر شغل اور فضول کام (شطرنج' پتنگ بازی' کبوتر بازی وغیرہ) حرام ہیں۔ اس لئے فقہاء کرام رحمہم اللہ نے بھی ہر عبث کام کو حرام قرار دیا ہے۔ رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ زنا کار بوقت زناکاری مومن نہیں رہتا ایسے ہی چور بوقت چوری مومن نہیں رہتا۔ ایسے ہی شرابی بوقت شراب نوشی مومن نہیں رہتا۔ یونہی لوٹی لوٹنے والا نیز ہر ایسی چیز جس کی طرف لوگ نگاہ اٹھا کر اوپر دیکھتے اور جھانکتے ہیں جیسے (کبوتر بازی اور پتنگ بازی) اس کو لوٹنے والے کے دل سے بھی ایمان بوقت اس شغل بازی کے نکل جاتا ہے۔ نیز ایسے ہی کوئی ملاوٹ کرنے والا اور دھوکہ دینے والا بھی بوقت ملاوٹ مومن نہیں رہتا۔ (مسلم ص ۵۵' ۵۶ ج ۱) پھر فرمایا کہ ان امور سے بچنا۔ دیکھئے! ارشاد عالی کی یہ شق کتنی سنگین ہے۔ جو آپ نے مندرجہ بالا پانچوں چیزوں کے متعلق ارشاد فرمایا۔ اس طرح آپ کا ارشاد عالی ہے کہ جو کوئی کچھ لوٹتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے (ترمذی شریف) اے مسلم! ذرا توجہ کر کہ سید المرسلین ﷺ پتنگ لوٹنے والوں کو کیسی وعید اور جھڑک سنا رہے ہیں اور رحمت عالم ﷺ نے لوٹ مار کرنے اور مثلہ بنانے سے منع فرمایا (بخاری ص ۳۳۶' ۸۲۹) اور جو کوئی آپ کے روکنے سے نہیں رکتا تو اس کے متعلق فرمایا کہ میری ساری امت جنت میں جائے گی۔ مگر میرا منکر نہیں جائے گا۔ اور فرمایا جس نے میری بات نہ مانی وہ میرا منکر ہے۔ (مشکوٰۃ) مولانا احمد رضاؒ خاں بریلوی کا فتویٰ ان کی کتاب احکام شریعت صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمایئے۔ فرماتے ہیں کہ "لوٹی ہوئی ڈور سے سلا ہوا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہے۔" دیکھئے کتنی قباحت و برائی بیان فرمائی گئی ہے۔ جہاں تک بسنت کا تعلق ہے بسنت ہندوؤں کا قومی تہوار ہے۔ جو ان کی قومی علامت ہے اور کسی غیر قوم کی امتیازی چیز یا علامت کو اپنانا اپنے تشخص اور قومیت کو گنوانا اور ضائع کرنا ہے۔ چنانچہ سید کائنات ﷺ نے فرمایا جو کوئی دوسری قوم کی مشابہت اختیار کرے گا تو وہ اسی میں گنا جائے گا۔ (ابوداؤد)

لہٰذا ہر امام اور خطیب کو چاہئے کہ وہ عوام پر اس مسئلہ کو واضح کرے' حکومت اس رسم پر مکمل پابندی لگا کر انسانی حقوق کی پاسداری کرے۔

فقط والسلام

خیر خواہ امت خادم ختم نبوتؐ

احقر عبداللطیف مسعود ڈسکہ

ایک تبلیغی بھائی کا مثبت طرزِ عمل

برعظیم پاک و ہند ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں دعوتِ دین کے حوالے سے تبلیغی جماعت کے کام سے کون واقف نہیں ہے۔ جس خلوص اور لگن سے اس جماعت کے کارکن کام کر رہے ہیں وہ نہ صرف قابل رشک ہے بلکہ بعض اعتبارات سے قابل تقلید بھی۔ اپنی جان' مال اور وقت اللہ کی راہ میں کھپانا ان لوگوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ ہمیں ان کے خلوص و اخلاص میں کوئی شبہ نہیں' البتہ دینی کام کے حوالے سے چند چیزوں کی کمی نظر آتی ہے جن کی نشاندہی ہم وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں مثلاً ان کے ہاں قرآن مجید اور احادیث نبویہؐ کا دعوتِ دین کے حوالے سے حصہ تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے اکثر حکایات' بزرگوں کے واقعات اور قصے کہانیوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔ "تعلیم" کے لئے حضرت مولانا زکریا صاحبؒ کی مرتب کردہ کتب خاص طور پر "فضائل اعمال" کو مرکز و محور کی حیثیت حاصل ہے اسی طرح جہاد تو گویا شجر ممنوعہ ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وہ اسفار جو انہوں نے جہاد و قتال کے لئے اختیار فرمائے تھے ان کا ذکر بھی بالعموم تبلیغی اسفار سے مشابہت پیدا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے حوالے سے بھی بے اعتدالی پائی جاتی ہے اور جہاں تک زندگی کے اجتماعی معاملات جیسے معاشرت' معیشت اور سیاست کا تعلق ہے ان میں اللہ کے دین کا نفاذ اور قیام ان کے تصور دین سے خارج ہے اور "قیام نظام خلافت" تو محض دنیاداری کا کام ہے۔ اس سب کے باوجود حال ہی میں ایک تبلیغی بھائی نے بڑے مثبت اور خوشگوار طرز عمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے معمول کے گشت کے بعد اپنے ساتھیوں سے جن کا جماعت میں کافی وقت لگا ہوا ہے کہا کہ تعلیم کے لئے "فضائل اعمال" کی بجائے کسی بھی مستند عالم دین کی تفسیر سے استفادہ کیا جائے تاکہ قرآن مجید کا فہم حاصل ہو جو حضور ﷺ کی دعوت و تبلیغ کا منبع و سرچشمہ ہے۔ اس تجویز پر تاحال عمل تو نہیں ہوا لیکن اس بھائی نے جس خلوص سے یہ بات کہنے کی ہمت کی ہے اللہ تعالیٰ یقیناً اس میں برکت عطا فرمائے گا اور دوسرے ساتھیوں کے دلوں کو بھی قرآن کی طرف مائل کرے گا۔ اس سلسلے میں راقم نے انہیں مولانا محمد احمد صاحب کی مشہور تفسیر "درس قرآن" کا حوالہ دیا کہ وہ خاص تعلیمی مقاصد کے لئے لکھی گئی ہے اس کی زبان بہت سادہ ہے۔ مختصر وقت کے لئے دروس مرتب کئے گئے ہیں' تاکہ عام پڑھے لکھے لوگ قرآن مجید سے استفادہ کرنے میں مشکل محسوس نہ کریں۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اور بالخصوص تبلیغی بھائیوں کو قرآن کی طرف رجوع کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

ضمیر اختر' نوشہرہ

رفقاء نوٹ فرما لیں!

سالانہ اجتماع کے انعقاد کیلئے بحمد اللہ 'انتظامیہ' سے تحریری اجازت مل گئی۔ لہٰذا

سالانہ اجتماع' تنظیم اسلامی

ان شاء اللہ العزیز —— حسب پروگرام

2 تا 5/اپریل 2000ء منعقد ہوگا

☆ اس اجتماع میں تمام رفقاء تنظیم (مبتدی اور ملتزم) کی شرکت ضروری ہوگی۔

☆ رفقاء کی رہائش کا انتظام قرآن کالج اور قرآن اکیڈمی لاہور میں ہوگا۔

☆ تفصیلی ہدایات ندائے خلافت کے اگلے شمارے میں شائع کی جائیں گی۔ ان شاء اللہ

المعلن : ناظم اعلیٰ' تنظیم اسلامی پاکستان